ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

الدر القرآن فی ربط السور الفرقان سے ربط و نظم کے نظائر

The Study of Quranic Connections and Structural Parallels between the Chapters of Al-Furqan

☆Aisha Shafqat
Visiting Lecturer, Dept. of Islamic Studies, G C University, Faisalabad, Punjab, Pakistan.
☆☆Dr. Sehr
Professor, Dept. of Islamic Studies, G C University, Faisalabad, Punjab, Pakistan.

Abstract

This study investigates the intricate connections and structural parallels among the chapters of Al-Furqan in the Quran, emphasizing their thematic coherence and narrative unity. Drawing upon "Al-Durr al-Quran," a seminal work in Quranic studies, the research employs comparative textual analysis and thematic synthesis. It explores how these Quranic chapters are interwoven, sharing common motifs, linguistic styles, and overarching messages. By illuminating these relationships, the study enhances our understanding of the Quran's holistic message and profound theological insights. It aims to contribute significantly to scholarly discourse on Quranic exegesis and literary structure, emphasizing the cohesive narrative of the Quran and its theological depth. The Quranic chapters within Al-Furqan are examined through a critical lens that highlights their intertextual relationships and thematic continuities. This analysis not only underscores the Quran's role as a cohesive scripture but also reveals its diverse narrative strategies and theological implications. The study thus seeks to deepen scholarly appreciation for the Quran's complexity and unity while offering insights into its enduring relevance and interpretive richness.

Keywords: *Quranic chapters, Al-Furqan, thematic coherence, structural parallels, Quranic exegesis*

اس تحقیق میں الفرقان کے سوروں کے درمیان ربط و نظم کے نظائر پر غور کیا جائے گا، جو قرآن کے اس مجموعے کو تحقیقی طور پر نوائے کیا جائے گا۔ الدر القرآن، جو قرآنی مطالعات میں ایک اہم کتاب ہے، اس تجزیہ کے بنیادی متن کے طور پر استعمال ہو گا۔ اس مطالعہ میں دیکھا جائے گا کہ الفرقان کے قرآنی سورا یک دوسرے سے کیسے منسلک ہیں، جن میں مشترکہ موضوعات، لسانی انداز اور کلی پیغامات کے ذریعے ان کی مفہومیت بڑھائی جاتی ہے۔ یہ مطالعہ موازنہ ایجادی تجزیہ اور موضوعاتی ملکرن کا استعمال کرتا ہے، جو ان سوروں کے درمیان پیچیدہ تعلقات اور تشہیرات کو روشن کرتا ہے، ان کے قرآنی نظام میں مکمل کرداروں کو بیان کرتا ہے۔ ان روابط کی وضاحت کے ذریعے، تحقیق اندازیس کے علمی مناظر میں قرآنی تفسیر اور ادبی ساخت کے موضوع پر آگاہی فراہم کرنے کا مقصد رکھتا ہے۔

رب ذوالجلال دین متین کی خدمت ترویج اور اشاعت کے لیے جن لوگوں کو منتخب کرتا ہے وہ کوئی عام لوگ نہیں بلکہ ایک ممتاز اور منفرد شخصیت کے مالک ہوتے ہیں اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور ایک عالمگیر دین ہے اسکی حفاظت اور تبلیغ کا فریضہ کسی عام انسان کو نہیں سونپا جا سکتا۔ زبدۃ العلماء ، مجاہد ملت، مبلغ شریعت عاشق رسول، جامع معقول و منقول علامہ مفتی علی احمد سندیلوی ایک نابغہ روزگا اور باکردار فرد وحید تھے۔ آپؒ ایک درویش سیرت اور دویش صورت اوصاف کے حامل انسان تھے۔ دین اسلام کی تعلیم اور دین اسلام کی تدریس دونوں حیثیتوں میں آپکا مقام نمایاں اور منفرد رہا۔ آپ اپنی ذات میں انجمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپکا سینہ علوم و معارف کا خزینہ اور آپ کا دل عشق مصطفیٰ کا دمکتا نگینہ تھا۔ آپ پیکر رشد و ہدایت اور منبع اسرار شریعت تھے۔ اوصاف و کردار کے لحاظ سے آپ سلف صالحین کی ایک جیتی جاگتی یادگار تھے زیر نظر مضمون میں قرآن

پاک کے ربط و نظم پر لکھے گئے آپکے مسوادات پر علمی تحقیق ہے یہ آپکا علمی کارنامہ ہی ہے کہ آپ نے سورہ فاتحہ کے سورہ بقرہ کے ساتھ 325 ربط بیان کیے ہیں سورہ فاتحہ کے آل عمران کے ساتھ 64 ربط بیان کیے ہیں۔

سورہ فاتحہ کے سورہ نساء کے ساتھ 9 ربط بیان کیے ہیں۔

سورہ فاتحہ کے سورہ مائدہ کے ساتھ 8 ربط

سورہ فاتحہ کے سورہ اعراف کے ساتھ 15 ربط

سورہ فاتحہ کے سورہ توبہ کے ساتھ 38 ربط بیان کیے ہیں۔

آ پکے مسودوں کو پہلی نظر دیکھنے والوں کو یہی شبہ ہوتا ہے کہ آپ نے صرف سورتوں کا ربط بیان کیا ہے لیکن جب عمیق نظر سے آپ کے مخطوط مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے نہ صرف سورتوں کا سورتوں کے ساتھ بلکہ آیات کا آیات کے ساتھ بھی ربط بیان کیا ہے یہاں پر ہم سورہ فاتحہ کی مثال پیش کرتے ہیں مثلاً سورہ فاتحہ میں صرف لفظ مغضوب کی تحت آپ نے سورہ بقرہ کی درج آیات کا ربط و تعلق نکالا ہے آپ فرماتے ہیں۔

فاتحہ میں مغضوب علیھم اور بقرہ میں اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ کے تحت مغضوب لوگوں کی صفات اور نتیجہ کا ذکر ہے۔(2)

فاتحہ میں مغضو علیھم۔۔۔بقرہ میں اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً (3) سے انکے قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے پر ایک شبہ اور اسکا جواب ذکر کیا ہے۔(4)

فاتحہ میں مغضوب علیھم کا ذکر تھا اس سورۃ میں واذ قلتم یموسی۔ سے انکی شرارتوں، عادات سیئۃ اور انبیاء اللہ کے ساتھ انکے بغض اور عناد کو بیان فرمایا کہ جس قدر ان پر ہماری طرف سے نعمتیں برستی رہیں اسقدر انکے غرور اور سرکشی میں اضافہ ہوتا رہا۔(6)

فاتحہ میں مغضوب علیھم کا ذکر ہوا اس سورت میں اللہ کے غضب کے اکتیس اسباب کا ذکر ہے۔ تکذیب انبیاء، رشتہ داروں کو انکے گھروں سے نکالنے اور اپنوں کو قتل کرتے ہیں وغیرہ۔(7)

فاتحہ میں مغضوب علیھم ہونے سے ترتیب سے بقرہ میں

فمن عفی لہ من اخیہ۔(8) سے بیان کیا کہ مومن کی صفت اپنے بھائی کو معاف کرنا ہے۔(9)

فاتحہ میں مغضوب علیھم کا ذکر ہوا بقرہ میں وقاتلوفی سبیل اللہ (10) سے قتال کا حکم دیا۔(11)

فاتحہ میں مغضوب علیھم کے ضمن میں مطلقاً ظلم سے روکا گیا بقرہ میں یسئلونک عن الیتمی (12) سے مخصوص ظلم یعنی یتیموں پر ظلم سے روکا گیا۔(13)

فاتحہ میں مغضوب علیھم وضالین سے دور رہنے کا کہا گیا بقرہ میں یسئلونک عن المحیض (14) سے حیض والی عورت سے دور رہنے کا کہا گیا۔(15)

فاتحہ میں دو گروہوں سے دور رہنے کا ذکر بقرہ میں الطلاق مرتان (16) سے بیان فرمایا جس سے رجعت ہوسکتی ہے وہ دو مرتبہ ہے۔(17)

فاتحہ میں مغضوب علیھم اور ضالین سے قطع تعلقی کا ذکر ہے بقرہ میں ولا یحل لکم ان تاخذ(18) سے بیان کیا کہ بیوی سے پیسے لے کر قطع تعلقی کرنا درست نہیں مگر یہ کہ خطرہ ہو کہ میاں بیوی اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔(19)

فاتحہ میں مومنوں کو مغضوب علیھم سے اشارۃ دوسرے فریقوں کے راہ حق کی طرف آنے کا انتظار کا کہا بقرہ میں والذین یتوفون منکم(20) سے خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن کے انتظار کا حکم دیا۔(21)

اگر مندرجہ بالا ارباط کو بہ نظر غور دیکھا جائے تو احساس ہوتا ہے کہ آپ قرآن پاک کا ربط نکالتے ہوئے فقہی مسائل کو بھی اپنی تحریر کا موضوع بنایا ہے۔چونکہ ربط و نظم پر بہت کام ہو چکا ہیں اور بہت سے مفسرین نے ربط و نظم کو اپنی تفاسیر میں خصوصی جگہ دی ہے لیکن یہ بات علامہ سندیلوی کے مخطوطات کے ساتھ ہی خاص ہے کہ ربط و نظم بیان کرتے ہوئے فقہی مسائل کو بھی ربط و نظم کا حصہ بنا لیتے ہیں اور اتنی خوبصورتی سے بناتے ہیں کہ موضوع تحریر کی دلکشی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

نمونے کے طور پر پیش کیے گئے مندرجہ بالا ارباط میں سے کچھ ارباط ناموضوع بھی محسوس ہوتے ہیں مثلاً

فاتحہ میں دو گروہوں سے دور رہنے کا ذکر تھا بقرہ میں الطلاق مرتین سے بیان فرمایا جس سے رجعت ہو سکتی ہے وہ دو مرتبہ ہے۔اس ربط کو پڑھ کر بے ربط گی کا شدید احساس ہوتا ہے علامہ سندیلوی کا بنایا گیا لفظی اور معنوی دونوں ربط بے معنی محسوس ہوتے ہیں۔

علامہ سندیلوی سورہ فاتحہ البقرہ کے ربط میں صرف لفظ ضآلین کے تحت درج ذیل آیات کا ربط نکالا ہے۔

فاتحہ میں ضآلین کا ذکر تھا بقرہ میں يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ(22) سے ذکر انعامات وعنایات کی تفصیل ذکر کر کے انکی جنابات اور گمراہیوں کا ذکر کیا۔(23)

فاتحہ میں ضآلین کا ذکر ہوا بقرہ میں وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ (24) سے انکی طفل تسلیوں کا ذکر ہے۔(25)

فاتحہ میں ضآلین سے دور رہنے کا ذکر ہے بقرہ میں و اذا قیل لھم سے اسکی وجہ بیان کی کہ وہ ایمان لانے والے نہیں۔(26)

فاتحہ میں گمراہوں کا ذکر تھا بقرہ میں وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ(27) سے بتایا کہ انکے دونوں گروہ آپس میں ایک دوسرے کو گمراہ کہتے ہیں۔(28)

فاتحہ میں ضآلین کا ذکر ہوا بقرہ میں وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ (29) سے سب سے بڑے ظالم کے متعلق کہا گیا کہ وہ مسجدوں کو برباد کرنے والا ہے۔(30)

فاتحہ میں ضآلین سے بچنے کا ذکر کیا بقرہ میں فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ١ۙ وَ لَا جِدَالَ (عورتوں کے سامنے نہ صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا)(31) سے ضآلین کے بعض کام بیان کیے۔(32)

فاتحہ میں ضآلین و مغضوب علیھم سے دور رہنے کی تاکید ہے بقرہ میں وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ (33) سے شرک والی عورت سے نکاح کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔(34)

فاتحہ میں ضآلین کے راستہ میں چلنے سے منع کیا ہے بقرہ میں فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا (35) سے بیان ہوا کہ مطلقہ ثلثہ پہلے خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی مگر یہ کہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ ہم بستری کے بعد طلاق دے تو دوسرے خاوند کی عدت گزارنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔(36)

علامہ سندیلوی نے ربط سورہ فاتحہ یا بقرہ میں صرف اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے تحت سورہ بقرہ۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

درج ذیل آیات کا ربط قائم کیا ہے۔

سورہ فاتحہ میں اِھدنا سے ہدایت کا مانگنا سکھایا گیا سورہ بقرہ میں کہا گیا جو ہدایت حاصل کرنی چاہیے یہ کتاب وہ ھدایت لے کر آگئی ہے۔(37)

سورہ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا ہے اس دعا کے جواب میں سورہ بقرہ قرآن اور نبیؐ پر ایمان لانے کی دعوت دے رہی ہے۔ گویا بندے کو بتایا جارہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بندگی کے حق کو تسلیم کر چکنے کے بعد اس کے راستہ کی تلاش ہے تو اس تاب پر اور رسول پر ایمان لاؤ جس پر یہ کتاب اُتری ہے۔(38)

فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم میں روحانی ترقی کا ذکر تھا بقرہ میں قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا سے جسمانی ھبوط کا ذکر ہے۔(39)

فاتحہ میں اھدنا الصراط سے دعا سکھائی گئی اس سورت میں وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ سے اصلاح نفس کا طریقہ اور حب مال اور حب جاکا علاج بتایا گیا ہے۔(40)

فاتحہ میں صراط المستقیم کی ہدایت کی دعا سکھائی۔ بقرہ میں وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ سے بیان کیا کہ ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے بھی اپنی اولاد کو اسی دین پر قائم رہنے کی وصیت کی تھی۔(41)

فاتحہ میں صراط مستقیم پر چلنے کا فرمایا بقرہ میں قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًاؕ سے بتلایا صراط مستقیم ملت ابراہیم ہی ہے۔(42)

فاتحہ میں عبادت کا ذکر تھا بقرہ میں فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ سے ذکر و شکر کی تلقین کی ہے۔(43)

فاتحہ میں مطلق نیکی کا حکم تھا بقرہ میں لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ سے اصل نیکی کا بیان ہے۔(44)

پھر علامہ سندیلوی نے صرف رب العالمین کے تحت درج سورہ بقرہ کی درج ذیل آیات کے ربط و تعلق کا ذکر کیا ہے۔

فاتحہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے بقرہ میں اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ (45) سے بتایا اللہ تعالیٰ تمام عالمین کا جاننے والا ہے۔(46)

فاتحہ میں رب العالمین کہہ کر اللہ کے حقوق ادا کرنے کو کہا یعنی تمام جہاں کی ترتیب کرنے والا ہے بقرہ میں والدین کے حقوق ادا کرنے کا فرمایا کیونکہ یہ بچے کی تربیت کرتے ہیں۔(47)

فاتحہ میں رب العالمین سے اشارہ کیا کہ مخلوق کے حقوق ادا کرو بقرہ میں وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ (48) سے صراحتاً اپنے قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا۔(49)

فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ کا ذکر ہوا بقرہ میں بقرہ میں ما نسع من ایۃ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت عامہ کا ذکر ہے۔(50)

فاتحہ میں اطاعت انبیاؑ کا اشارۃً حکم دیا بقرہ میں اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا سے ان سے سوال کرنے کا آداب سکھائے۔(51)

فاتحہ میں بیان ہوا کہ پالنے والا اللہ بقرہ میں بدیع السموت والارض(52) سے بیان ہوا کہ زمین آسمان بغیر مادہ کے پیدا کرنے والا اللہ ہے۔(53)

فاتحہ میں مطلق عبادت الٰہی سے تعلق باللہ قائم کرنے کا درس دیا بقرہ میں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ(54) روزہ سے تعلق باللہ استوار کرنے کا حکم دیا گیا۔(55)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

فاتحہ میں فرمایااللہ تمام جہانوں کاپروردگار ہے بقرہ میں نِسَآؤُكُم حَرْثٌ لَّكُمْ(56) سے بتایاعورتیں تمہاری کھیتی ہیں اس لیے انکی پرورش کرو۔(57)

فاتحہ میں رب العالمین سے حقوق اللہ کے ادا کرنے کی طرف اشارہ کیابقرہ میں لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ(58) سے عورتوں کے حقوق بعد الطلاق کے ادا کرنے کا حکم دیا۔(59)

علامہ سندیلوی نے اپنے مسودوں میں فرمایاانعمت کے تحت درج ذیل آیات لائی ہیں۔

فاتحہ میں انعمت علیھم سے مومنوں کا ذکر کیا۔ بقرہ میں وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ(60) سے مومنوں کے جد امجد آدمؑ کا ذکر ہے۔(61)

فاتحہ میں انعمت کے تحت عام انعام والوں کاذکر تھااس سورت میں حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ پر مخصوص انعامات کاذکر ہے۔

فاتحہ میں انعامات عامہ کاذکر تھابقرہ میں يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْ (63) سے ان نعمتوں کا ذکر ہے جو خاص بنی اسرائیل پر نازل ہوئیں۔(64)

فاتحہ میں انعام والوں یعنی اللہ والوں سے قریب ہونے کی دعا سکھائی بقرہ میں قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ(65) سے اللہ والوں کے دشمنوں سے بچنے کی دعا سکھائی۔(66)

فاتحہ میں نعمتوں کے ضمن میں بیان ہوا کہ مومنوں کا امتحان بھی ہوگا بقرہ میں وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَىْءٍ (67) سے بتایا امتحان کن مضامین میں ہوگا۔

فاتحہ میں انعام یافتہ گروہ کی پیروی کا حکم دیا اس سورۃ میں اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ (68) سے بیان ہوا کہ جس چیز کی نسبت اللہ والوں کی طرف ہو جاتی ہے وہ بھی اللہ کی نشانیوں سے ہو جاتی ہے۔(69)

فاتحہ میں اللہ والوں کے اداب واحترام کاذکر ہوابقرہ میں شعائر اللہ کے احترام کاذکر ہے۔(70)

فاتحہ میں اللہ کی نعمتوں کی تبدیل کرنے سے اشارۃًروکا گیا بقرہ میں فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ(71) سے میت کی وصیت کو تبدیل کرنے سے روکا۔(72)

فاتحہ میں انعام یافتہ انسانوں کی خدمت میں حاضری کی رغبت دلائی گئی بقرہ میں وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ(73) سے انعام یافتہ اشخاص کی بنائی ہوئی چیزوں کے پاس جانے کی رغبت دلائی گئی۔(74)

صرف اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے تحت علامہ سندیلوی سورہ بقرہ کی درج ذیل آیات کے ربط کا ذکر کیا ہے۔

سورۃ فاتحہ میں لفظ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے دعویٰ توحید بیان کیا لیکن اسکی تفصیل اور دلائل سورہ فاتحہ میں نہ تھے اب سورہ بقرہ میں اسکے دلائل ذکر کیے گئے۔(75)

فاتحہ میں کہا گیا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سورہ بقرہ میں بتایا گیا گائے بچھڑے کی طاغوت کی عبادت نہ کرو اور نہ ان سے استعانت طلب کرو۔(76)

فاتحہ میں عبادت الٰہی میں روحانی زندگی کا ذکر ہوا بقرہ میں وَ لَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ میں قصاص میں جسمانی زندگی کا ذکر۔(77)

فاتحہ میں دعا سکھائی بقرہ میں وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ سے آداب دعا سکھائے۔(78)

فاتحہ میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ میں اشارۃً رسوم بد چھوڑنے کا ذکر تھا بقرہ میں وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ (79) سے قریش کی ایک بری رسم کا ذکر کیا۔(80)

فاتحہ میں اللہ کی صفت مالک بیان کر کے اس طرف اشارہ کیا کہ مال و دولت جائز طریقے سے حاصل کیا جائے۔ بقرہ میں وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ (81) سے مال حاصل کرنے کے چند ناجائز طریقوں کو بیان کیا۔

فاتحہ میں بیان کیا کہ اللہ تعالی کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا جائز نہیں بقرہ میں بیان ہوا کہ ایک عورت میں دو خاوند کا شریک ہونا جائز نہیں۔

فاتحہ میں استعانت باللہ کا ذکر ہوا بقرہ میں وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى(82) سے بتایا کہ استعانت کا یہی مطلب نہیں کہ دعا کرتے رہو اور اسباب مہیا نہ کرو اسباب کا مہیا کرنا بھی ضروری ہے۔(83)

فاتحہ میں ایاک نعبد اکا ذکر ہوا تھا جس سے وہم ہوتا تھا عبادت نماز روزہ ہی عبادت الہی ہے بقرہ میں لیس علیم جناح سے اسطرف اشارہ کیا کہ رزق حلال کی تلاش بھی عبادت ہے۔

تشریح آیت لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْؕ مسلمانوں پر ضروری ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کرلیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں انسؓ سے مروی ہے حضور اقدسؐ فرماتے ہیں اللہ کے راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دینا مافیہا سے بہتر ہے۔

اس حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مجاہد عرف وہی نہیں جو قتال کرے بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے یا نیک مشورہ سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا کھانے پینے کا انتظام کرے اور اسی کے توابع سے رباطہ سے یعنی بلاد اسلامیہ کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر گھوڑا باندھنا یعنی وہاں مقیم رہنا اور اسکا بہت بڑا ثواب ہے کہ اسکی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور اسکا ایک درہم خرچ کرنا سات سو درہم سے بڑھ کر ہے اور مرجائے تو روز مرہ رباط کا ثواب اسکے نامہ اعمال میں درج ہوگا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا او ر قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا مندرجہ بالا وضاحت سے ثابت ہوتا ہے کہ بہترین تقویٰ پرہیز گاری ہے اور اللہ کی راہ میں لڑنا چاہے معمولی عمل ہی کیا جائے اعتبار آپکی نیت کا ہے۔

صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر اسکی زندگی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی بھاگ پکڑے ہوئے ہیں جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اسے کوئی بلاتا ہے تو اڑ کر پہنچ جاتا ہے قتل و موت کو اسکی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں) یا اسکی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان میدان جنگ میں نہ ہو تو پھر کونسا عمل افضل ہے بہترین عمل رزق حلال کی تلاش ہے ایسا رزق حلال جو بہترین پرہیز گاری کے ساتھ کمایا گیا ہے۔ جب لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْؕ والی آیت اُتری تو بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے تو اسکا حج ہی ضائع ہو گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب تک تجارت سے افعال حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت کی اجازت ہے۔ نیز یہاں مال کو رب عزوجل کا فضل قرار دیا ہے اس

سے معلوم ہوا کہ مال فی نفسہ بری چیز نہیں بلکہ اسکا غلط استعمال بڑا ہے ہزاروں نیکیاں صرف مال کے ذریعے ہی کی جاسکتی ہیں جیسے زکوۃ وصدقات و حج عمرہ وغیرہ یہ آیت ویسے تو افعال حج کے بارے میں آگے ہے۔فاذا افضلکم من عرفات(توجب تم عرفات سے واپس لوٹو) حاجی کیلئے 9 ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے لے کر 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک کم از کم ایک لمحے کے لیے عرفات میں وقوف فرض ہے بہار شریعت، حصہ ششم (7/1) اور 9 تاریخ کو اتنی دیر وقوف کرنا کہ وہیں سورج غروب ہو جائے یہ واجب ہے عالمگیری، کتاب المناسک، الباب الخامس 229/1 فاذا 9 ذوالحجہ کو مزدلفہ میں نماز مغرب وعشاء کو ملا کر عشاء کے وقت میں پڑھنا ہوتا ہے پھر عند المشعر الحرام حرام مزدلفہ میں وہ جگہ ہے جہاں امام حج وقوف مزدلفہ کرتا ہے۔

آگے سے واذکرو فرمایا گیا کہ تم ذکر و عبادت کا طریقہ نہ جانتے تھے اللہ تعالی نے حضورؐ کے ذریعے تمہیں عبادت کے طریقے سکھائے۔ لہٰذا اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اپنے کاموں میں پرہیزگاری اختیار کرو۔

سورہ فاتحہ کے سورہ بقرہ کے ساتھ بیان کیے گئے 325 ارباط میں سے نکات دونوں سورتوں میں مشترک نکات کے طور پر پیش کیے ہیں نکات متفرق نکات کے طور پر ذکر کیے ہیں۔ علامہ سندیلوی سورۃ فاتحہ یا سورہ بقرہ میں آیات کا ربط و تعلق ذکر کرتے ہوئے قرآنی احکام کو بھی ملحوظ خاطر رکھتے ہیں جبکہ دوسری سورتوں میں ان احکامات کا ذکر نہیں ملتا ہے۔ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے چند نمونے پیش پیش کرنے کے بعد یہاں پر سورہ بقرہ کا ربط سورہ آل عمران کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے علامہ سندیلوی نے سورہ آل عمران کے سورہ بقرہ کے ساتھ 40 ربط بیان کیے ہیں لیکن یہاں پر ہم جائزہ لیں گے کہ (اجزاء قرآن میں ربط و مناسبت کی درج ذیل چھ صورتیں ہیں) کتنے ربط کون کون سی قسم سے تعلق رکھتے ہیں اور چالیس نکات میں سے کتنے نکات مشترک نکات ہیں اور کتنے نکات متفرق نکات کے طور پر ذکر کیے ہیں۔

اجزا قرآن میں ربط و مناسبت کی صورتیں:

1۔ سورتوں کا باہمی ربط

2۔ آیات کا باہمی ربط

3۔ سور کے فواتح و خواتم کا ربط

4۔ سورت کی ابتداء انتہاء کا ربط

5۔ آیات کے مقدم و مؤخر کا ربط

6۔ قرآن مجید کی ابتدا اور انتہا کا ربط

سورہ آل عمران: علامہ سندیلوی نے چالیس نکات میں سے چار نکات ایسے بیان کیے ہیں۔ جو ان سورتوں کے باہمی ربطے طور پر ذکر کیے ہیں مثال ملاحظہ ہو۔

1۔ آل عمران میں سورہ بقرہ کے مضامین کا اتمال واکمال ہے کیونکہ مسئلہ توحید و رسالت اور آخرت میں انفاق فی سبیل اللہ پر شبہات وارد ہوتے ہیں اس سورۃ میں انکا جواب دیا گیا ہے۔(85)

2۔ دونوں سورتوں کی ابتداء اور انتہاء میں بھی تعلق ہے سورہ بقرہ کی ابتدا میں اگر اصول فلاح بتلائے تو آل عمران کا خاتمہ بھی تفلحون پر کیا گیا گویا دونوں کا ایک ہی مضمون تھا۔(86)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

سورہ بقرہ کا خاتمہ فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پر کیا یعنی کافر قوم کے خلاف ہماری نصرت فرما تو آل عمران کی ابتدا میں ہی اس قوم کا ذکر کیا جسکے ساتھ اسلام کا سب سے بڑھ کر مقابلہ ہونا تھا یعنی عیسائی قوم سورت بقرہ کی ابتداء کتاب الٰہی کے ذکر سے ہوئی اور اس کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا کہ کس نے کتاب الٰہی سے ہدایت حاصل کی اور کس نے اس سے اعراض کیا۔اس طرح اس سورۃ کا آغاز بھی کتاب الٰہی کے ذکر سے ہوا اس کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا کہ سلیم الطبع لوگوں نے اسکی ہدایت کو قبول کیا اور زائغین اور کج طبیعتوں نے بجائے محکمات کے متشابہات کی پیروی کی سورۃ بقرہ کی ابتدا متقین اور مفلحین کے ذکر سے ہوئی اور اس سورۃ کا خاتمہ متقین اور مفلحین کے ذکر پر ہوا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّـهَ ۔(88)

علامہ سندیلوی فرماتے ہیں۔

اس طرح سے اس سورۃ کی انتہا پہلی سورۃ کی ہدایت میں مندرج ہوگئی اور اس سورۃ کا اختتام سورۃ بقرہ کے افتتاح میں مندرج ہو گیا قرآن کریم جس طرح علوم و معارف اور فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے حد اعجاز کو پہنچا ہوا ہے اسی طرح بااعتبار ربط کے بھی اعجاز کو پہنچا ہوا ہے۔(89)

آپ کے بیان کیے گئے چالیس ارباط میں سے دو ربط بالکل بے معنی ہیں۔ مثلاً

سورۃ بقرہ میں آیت الکرسی ہے جو قرآن کا دل ہے اور اس سورۃ کا آغاز آیۃ الکرسی سے ملتی جلتی آیت سے ہوا۔(90) پھر تین جگہوں پر آپ نے جو ربط بیان کیے ہیں وہ کسی حدیث کے حوالے کے ساتھ بیان کیے ہیں مثال ملاحظہ ہو۔

سنن ابوداؤد وغیرہ میں حضرت اسماءؓ بنت یزید سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے سورۃ بقرہ کی یہ آیت وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ.اور سورۃ آل عمران کی آیت اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ- اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں بھی ہے۔(91)

ان دونوں سورتوں کا تعلق اس قدر شدید ہے کہ صحیح مسلم کی ایک حدیث کے مطابق ان دونوں والزھراوران کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جوزھرا کا شیشہ ہے یعنی روشن سفید۔دونوں میں ر توحید الٰہی اور رسولؐ کی نبوت کا اثبات ہے۔ پیشگوئیوں سے بھی اور دوسرے ذرائع سے بھی پس حدیث نے اِن دونوں سورتوں کو بلحاظ انکے شدید تعلق کے ایک کے حکم میں رکھا ہے۔(92)

سورہ بقرہ کے آل عمران سے بیان کیے گئے ربط میں سے چھ نکات ایسے ہیں جن کو مشترک نکات کے طور پر بیان کیا ہے۔ مثلاً

دونوں سورتوں میں نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا اثبات لوگوں پر عموماً اور اہل کتاب پر خصوصاً کیا گیا۔(93)

دونوں میں یکساں شرح وبسط کے ساتھ دین کی اصولی باتوں پر بحث ہے۔(94)

دونوں سورتوں کا قرآنی نام ایک ہی ہے یعنی آلم۔(95)

دونوں سورتوں کا مرکزی مضمون دعوت ایمان ہے۔(96)

دونوں میں سے ہر سورۃ کا خاتمہ ایک خاص دعا پر ہوا۔ سورۃ بقرہ کا خاتمہ کفار کے مقابلہ میں فتح و نصرت کی دعا پر ہوا جو دین کی ابتدائی حالت کے مناسب ہے اور سورۃ آل عمران کا خاتمہ دعا حسن ثواب اور اجزاء اعمال اور ایفاء مواعید کی درخواست پر ہوا جو مومنوں کے مناسب ہے جن کا ذکر سورہ بقرہ کے شروع میں تھا۔(97)

علامہ سندیلوی نے سورہ بقرہ کے آل عمران سے بیان کیے گئے ربط میں سے چوبیس مقامات پر متضاد نکات بیان کیے ہیں مثلاً

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

سورہ بقرہ میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن نیک بندے اللہ کا حکم سے جسکے متعلق حکم ہو گا اسکی شفاعت کرینگے اس سورۃ میں واضع کیا گیا ہے کہ کفار و مشرکین کا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہو گا۔(98)

(ربط 38) سورہ بقرہ میں بیان ہوا کہ شیطان آدمؑ سے حسد کی وجہ سے گمراہ ہوا اس سورہ میں بیان ہوا یہودی عیسٰی سے حسد کی وجہ سے گمراہ ہوئے۔(99)

سورہ بقرہ میں آدمؑ کے جنت سے زمین پر آنے کا ذکر ہے اس سورۃ میں عیسیٰؑ کے زمین سے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔(100)

سورہ بقرہ میں توحید کا ذکر بت پرستی کے مقابلہ میں ہے اس سورۃ میں انسان پر مبنی یعنی عیسٰیؑ کی عبادت کے مقابلہ میں ہے۔(101)

سورہ بقرہ میں خانہ کعبہ کو قبلہ بنانے کا ذکر ہے تو یہاں اول بیت اللہ ہونے کا۔(102)

سورہ بقرہ کی ابتدا قرآن کی حقانیت سے ہوئی اس سورہ کی ابتدا توحید باری تعالیٰ سے ہوئی۔(103)

المختصر علامہ سندیلوی کی تعلیمات قرآنی کو پڑھتے ہوئے بہت دفعہ احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے موضوع کو بیان کرتے ہوئے بہت سے نکات کو بار بار دہرایا ہے لیکن علامہ سندیلوی کے ارباط کو پڑھتے ہوئے اکتاہٹ کا احساس نہیں ہوتا کیونکہ جب آپ دوبار کوئی بات بیان کرتے ہیں تو اُسکو ایک نئے رخ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کی تعلیمات کو پڑھتے ہوئے دلچسپی قائم رہتی ہے اور قاری میں مزید پڑھنے کی تمنا پیدا ہوتی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

حوالہ جات

1. 6:2
2. سندیلوی، علی احمد، الدر القرآن فی ربط السور الفرقان (مخطوط) مملوکہ شہزاد علی احمد سندیلوی، ربط سورہ فاتحہ یابقرہ، ربط نمبر 69، ص:3
3. 26:2
4. ربط سورہ فاتحہ یابقرہ، ربط نمبر 14، ص:3
5. 61:2
6. ربط سورہ فاتحہ یابقرہ، ربط نمبر 28، ص 5
7. ربط نمبر 113، ص:15
8. ربط سورہ فاتحہ بابقرہ، ربط نمبر 113، ص:15
9. 190:2
10. 220:2
11. ربط سورہ فاتحہ بابقرہ، ربط نمبر 169، ص:20
12. 222:2
13. ربط نمبر 173، ص:21
14. 229:2
15. ربط نمبر 182، ص:22
16. 229:2
17. ربط نمبر 183، ص:22
18. 180:2
19. ربط نمبر 190، ص:23
20. 40:2
21. ربط نمبر 27، ص 5
22. 80:2
23. ربط نمبر 36، ص 2
24. ربط نمبر 44، ص:7
25. 113:2
26. ربط نمبر 56، ص:9
27. 114:2
28. ربط نمبر 57، ص:9
29. 197:2
30. ربط نمبر 141، ص:19
31. 221:2
32. ربط نمبر 173، ص:20
33. 130:2

34. ربط نمبر173، ص:22
35. ربط نمبر2، ص:2
36. ربط نمبر7، ص:3
37. ربط نمبر23، ص:5
38. ربط نمبر26، ص:5
39. ربط نمبر76، ص:11
40. ربط نمبر78، ص:11
41. ربط نمبر90، ص:13
42. ربط نمبر107، ص:15
43. 77:2
44. ربط نمبر34، ص:6
45. ربط نمبر39، ص:7
46. البقرہ:84
47. ربط نمبر40، ص:7
48. ربط نمبر53، ص:8
49. ربط نمبر54، ص:8
50. 117:2
51. ربط نمبر61، ص:9
52. 183:2
53. ربط نمبر19، ص:16
54. 223:2
55. ربط نمبر174، ص:21
56. 236:2
57. ربط نمبر194، ص:21
58. 31:2
59. ربط نمبر18، ص:4
60. ربط نمبر20، ص:4
61. 47:2
62. ربط نمبر27، ص:5
63. 97:2
64. ربط نمبر26، ص:8
65. 155:2
66. ربط نمبر94، ص:13
67. ربط نمبر95، ص:13

68. ربط نمبر96،ص:13
69. 181:4
70. ربط نمبر116،ص:16
71. 196:2
72. ربط نمبر137،ص:18
73. ربط نمبر1
74. ربط نمبر4،ص:2
75. ربط نمبر112،ص:15
76. ربط نمبر127،ص17
77. 189:2
78. ربط نمبر132،ص:17
79. 219:2
80. 197:2
81. ربط نمبر142،ص:19
82. ربط نمبر143،ص:19
83. ربط سورہ آل عمران بالبقرہ،ربط نمبر3،ص:1
84. ایضاً،ربط نمبر24،ص:5
85. ایضاً،ربط نمبر25،ص:5
86. ایضاً،ربط نمبر32،ص:7
87. ایضاً،ربط نمبر32،ص:7
88. ربط نمبر34،ص:7
89. ربط نمبر33،ص:7
90. ربط نمبر17،ص:4
91. ربط نمبر5،ص:1
92. ربط نمبر5،ص1
93. ربط نمبر6،ص1
94. ربط نمبر16،ص:4
95. ربط نمبر31،ص:6
96. ربط نمبر36،ص:8
97. ربط نمبر38،ص:5
98. ربط نمبر40،ص:8
99. ربط نمبر20،ص:4
100. ربط نمبر22،ص:4
101. ربط نمبر27،ص:5

102. ربط سورہ مائدہ سورہ نساء، ربط نمبر8، ص:18
103. ایضاً، ربط نمبر4، ص:19
104. ایضاً، ربط نمبر20، ص:21
105. ایضاً، ربط نمبر22، ص:22
106. 46:4